فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۳ محرم ۱۴۰۱ھ ، ۱۲ نبوت ۱۳۵۹ہش ، ۱۲ نومبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۵۷

چار ذہین طلباء و طالبات کو حضور ایدہ اللہ کے ہاتھوں تمغہ جات کی تقسیم

دو طالب علم غیر حاضر تھے تمغہ جات حاصل کرنے والوں میں تین طلباء اور تین طالبات شامل ہیں

ربوہ ۲ نبوت/ نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں تعلیمی منصوبہ کے تحت مختلف امتحانوں میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے ذہین طلباء کو تمغے تقسیم کئے یہ تمغے چھ طلباء اور طالبات کو دیئے جانے تھے جن میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں شامل تھیں۔ ان میں سے دو لڑکے غیر حاضر تھے جبکہ ایک ذہین طالب علم مکرم مرزا غلام قادر صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب حاضر تھے سب سے پہلے ان کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے امتحان انٹرمیڈیٹ پشاور میں [illegible] نمبر لے کر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے حضور سے مصافحہ فرمایا۔ اور حضور نے طلائی تمغہ ان کے گلے میں پہنایا۔ باقی تین طالبات کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ ان کے والد یا سرپرست یہاں پر حضور سے سند حاصل کریں گے۔ اور ان کو انعامی تمغہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنات کے اجتماع میں پلیٹ میں رکھ کر دیں گے۔ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ ان کو وہ تمغہ گلے میں پہنائیں گی۔ چنانچہ طالبات میں پہلا نام محترمہ سلمیٰ صاحبہ بنت خورشید عالم صاحب چک لالہ راولپنڈی تھیں۔ انہوں نے پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی فزکس میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کی سند محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے حضور سے حاصل کی۔ اس کے بعد مکرمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت و سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نام پکارا گیا۔ اس ذہین بچی نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں $\frac{۷۴۰}{۸۵۰}$ نمبر حاصل کر کے طالبات میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کی سند ان کے والد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے وصول کی۔ اس کے بعد تیسری طالبہ مکرمہ شاہینہ سعادت صاحبہ بنت رانا سعادت احمد صاحب مرحوم کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں $\frac{۷۳۴}{۸۵۰}$ نمبر حاصل کر کے طالبات میں سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کی سند حضور ایدہ اللہ کے مبارک ہاتھوں سے ان کے چچا رانا کرامت اللہ صاحب نے حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ ساتھ ساتھ انعام حاصل کرنے والوں کو بارک اللہ کہتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت ان ذہین طلباء و طالبات کو چاندی کے قلم بھی انعام میں دیئے۔

اس تقریب سے دو ذہین طالب علم غیر حاضر تھے۔ ان کے نام پکارے گئے مگر غیر حاضری کی وجہ سے انکو تمغہ جات نہ مل سکے۔ ان میں پہلے نمبر پر مکرم محمد سعید صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب لاہور تھے۔ انہوں نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی۔ ایس سی انجینئرنگ کے امتحان میں $\frac{۳۰۵۲}{۴۸۰۰}$ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ انکو طلائی تمغہ دوم دیا جائے گا۔ غیر حاضر رہنے والے دوسرے طالب علم نوید اسلم صاحب ابن شمس الدین صاحب اسلم تھے۔ انہوں نے پشاور یونیورسٹی کی بی ایس سی ایگریکلچرل انجینئرنگ میں $\frac{۹۰۳}{۱۲۰۰}$ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کو بھی طلائی تمغہ دوم دیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تمغہ جات تقسیم کرنے کے بعد ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ جو بچیوں کے انعامات کا یہ طریق کار مقرر کیا گیا ہے کہ انکی سندات ان کے بزرگ یہاں لیں گے اور ان کے تمغے کل لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں پلیٹ میں رکھ کر ان بچیوں کو دونگا۔ وہ بچیاں خود منصورہ بیگم سے کہیں گی کہ وہ یہ تمغہ ان کے گلے میں پہنا دیں۔ اس طرح سے ان کی خوشی بھی پوری ہو جائے گی۔

ان تمغوں کا اعلان سٹیج سے محترم مولوی بشارت الرحمٰن صاحب نے فرمایا اور حضور کے ارشاد پر تمغے دیئے جانے سے قبل بتایا کہ اوّل آنے والے طالب علم یا طالبہ کو ایک تولہ سونے کا طلائی تمغہ اوّل دیا جا رہا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۰ نبوت/ نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور ہر آن آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے آمین

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

پندرھویں صدی کے آغاز پر صدقات دیں

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی بنائے

مرکز سلسلہ ربوہ میں چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے شروع ہونے کے موقعہ پر تمام مرکزی ادارہ جات اور اہالیان ربوہ کی طرف سے اجتماعی صدقہ کا انتظام کیا گیا ہے جس کے تحت ۷ محرم ۱۴۰۱ھ تک ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے جائیں گے۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنی اپنی جگہ صدقات دیں اور دعا کریں کہ پندرھویں صدی ہجری کو اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی بنائے آمین

(ناظر اعلیٰ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۵ - بابت ۲۸ جولائی تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط اوّل)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران اسلام کی فضیلت پر نہایت مؤثر گفتگو

استقبالیہ تقریب میں لبنان، ٹرکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے باشندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور اہل شہر کی جانب سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تین روز قیام فرمانے، وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے نیز وہاں کے احباب کو ارشادات سے نوازنے اور شرف ملاقات سے مشرف فرمانے کے بعد ۲۸ جولائی کو سات بجے شام کوپن ہیگن سے بذریعہ موٹر کار سویڈن کے مشہور ساحلی شہر گوٹن برگ میں ورود فرما ہوئے۔ حضور کے مسجد ناصر سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس پہنچنے پر جماعت احمدیہ سویڈن کے احباب نے پرجوش اسلامی نعرے بلند کر کے اپنے آقا ایدہ اللہ کا بہت والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ مزید برآں گوٹن برگ کے قائمقام میئر نے احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لا کر حضور سے ملاقات کی اور حضور کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے حضور کو اہل شہر کی طرف سے بہت پُرتپاک انداز میں خوش آمدید کہا۔

حضور نے گوٹن برگ میں اپنے سہ روزہ قیام کے دوران بعض اخباری نمائندوں کو ملاقات کا موقع عطا کر کے ان کے ساتھ اسلام کی فضیلت پر بہت مؤثر گفتگو فرمائی۔ نیز ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرما کر جس کا اہتمام حضور کے اعزاز میں احمدیہ مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ مصر، لبنان، ٹرکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے کثیر التعداد افراد سے تبادلۂ خیالات کر کے ان کے سامنے اسلامی تعلیم کی فضیلت پر بہت اثر انگیز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز سویڈن کے احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔ حضور کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی اور انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے دوران حضور کے پُر معارف ارشادات سے فیضیابی ان کے لئے ازحد ایمان افروز اور رُوح پرور ثابت ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ کی گوٹن برگ میں جماعتی اور دینی مصروفیات کی مختصر رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

۲۸ جولائی کوپن ہیگن سے گوٹن برگ کے لئے روانگی

حضور ایدہ اللہ کوپن ہیگن سے گوٹن برگ روانہ ہونے کے لئے صبح دس بج کر چالیس منٹ پر مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔ احمدی نومسلم بھائیوں میں سے جناب الحاج نوح سونئنڈ ہنسن۔ جناب کمال کروگ اور جناب ابراہیم نوم ہلٹ کے علاوہ سویڈن میں مقیم بہت سے پاکستانی احباب حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے چند منٹ ان احباب سے باتیں کیں اور پھر اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

دریں اثناء حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا (جنہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے احمدی خواتین خاصی تعداد میں آئی ہوئی تھیں) موٹر کار میں سوار ہوئیں۔ قافلہ کے دوسرے اراکین ایک علیحدہ موٹر کار میں سوار ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کے موٹر میں تشریف فرما ہونے پر سوا گیارہ بجے قبل دوپہر موٹر کاریں گوٹن برگ کی جانب روانہ ہوئیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب قریشی جو فرانکفورٹ سے اپنی موٹر کار پر حضور کے ہمراہ آئے تھے اور سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کی طرح ہمبرگ اور ڈنمارک کے دورہ میں بھی حضور کے ہمراہ رہے۔ حضور سے اجازت لے کر کوپن ہیگن سے فرینکفورٹ واپس تشریف لے گئے۔

حضور مع اہل قافلہ متعدد موٹر کاروں میں جانب گوٹن برگ روانہ ہوئے۔ حضور کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب کے حصہ میں آئی۔ اہل قافلہ کے علاوہ مبلغ ڈنمارک مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب، مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب اور ان کے فرزند عزیز عبداللطیف دو علیحدہ موٹر کاروں میں مشایعت کی غرض سے ساتھ روانہ ہوئے۔ حضور نے کوپن ہیگن سے ڈنمارک کی بندرگاہ ہلسنگور پہنچ کر وہاں سے بذریعہ فیری چند کلومیٹر کا سمندری سفر طے کر کے ڈنمارک کی بندرگاہ ہلسنگبورگ پہنچنا تھا اور پھر موٹر کاروں میں سفر جاری رکھتے ہوئے قریباً تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے گوٹن برگ پہنچنا تھا۔

چنانچہ حضور کوپن ہیگن سے روانہ ہونے کے بعد جانب شمال مغرب چالیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ڈنمارک کی بندرگاہ ہلسنگور تشریف لائے اور وہاں قریباً سوا گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد بذریعہ فیری سوا بجے دوپہر سویڈن کی بندرگاہ ہلسنگبورگ پہنچے۔ ہلسنگبورگ پہنچنے پر مبلغ انچارج ڈنمارک مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال اور بعض دیگر مقامی احباب جو مشایعت کی غرض سے ساتھ آئے تھے حضور سے اجازت لے کر اور مصافحہ کا شرف حاصل کر کے کوپن ہیگن واپس تشریف لے گئے اور حضور نے سویڈن کی بندرگاہ ہلسنگبورگ پہنچنے کے بعد موٹر کاروں میں گوٹن برگ کی طرف سفر جاری رکھا۔ گوٹن برگ سے ایک سو کلومیٹر پہلے فالکن برگ (FALKENBERG) کے مقام پر مبلغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب، مکرم خلیفہ بشیر الدین احمد صاحب اور مکرم عبدالرشید درویش آف گوجرانوالہ حضور کے استقبال اور مشایعت کے لئے پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر مع اہل قافلہ ان کی معیت میں سڑک سے ذرا ہٹ کر واقع موٹل آٹو موبیلن (MOTELL - MOBILEN) میں سہ پہر کی چائے نوش فرمائی۔

پھر وہاں سے ساڑھے پانچ بجے شام روانہ ہو کر سات بجے شام گوٹن برگ پہنچے اور سیدھے "مسجد ناصر" تشریف لے گئے اور اس سے ملحق مشن ہاؤس میں قیام فرما ہوئے۔

مشن ہاؤس میں ورود و استقبال

مشن ہاؤس اور اس کا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور نہایت خوبصورت خیر مقدمی قطعات سے سجا ہوا تھا۔ یہ قطعات سویڈش، انگلش، اردو اور پنجابی زبان میں لکھے ہوئے تھے اور بہت مناسب جگہوں پر آویزاں تھے۔ سب سے بڑا قطعہ جو مسجد اور مشن ہاؤس کے مشترکہ بیرونی دروازے پر آویزاں تھا۔ عربی میں تھا اور اس پر بہت جلی اور سنہری حروف میں

اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا

لکھا ہوا تھا۔ جگہ جگہ "خوش آمدید" کے قطعات اُردو، انگلش اور سویڈش زبانوں میں آویزاں تھے۔ مشن ہاؤس کے اندر ایک بہت بڑے قطعہ پر حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام

"I SHALL GIVE YOU
A LARGE PARTY
OF ISLAM"

درج تھا اور ایک اور قطعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پنجابی الہام:

"میں تینوں اینیاں دیواں گا کہ
توں رج جاویں گا"

لکھا ہوا تھا۔

دو مہتم بالشان پیشگوئیوں پر مشتمل یہ دونوں الہامات دو نہایت خوبصورت پارچات پر لکھے ہوئے تھے اور از حد جاذب نظر تھے اور ان ہر دو پیشگوئیوں کے ہر روز پہلے سے بڑھ کر مہتم بالشان ظہور کو یاد دلا دلا کر دلوں پر اہتزاز کی کیفیت طاری کر رہے تھے۔ (باقی)

درخواست دُعا

چند دنوں سے گلے کی سخت تکلیف کی وجہ سے خاکسار بیمار رہا ہے احباب سے صحت کاملہ کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (محمد ارشد کاتب۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی جماعت احمدیہ — اور خدمتِ قرآن

(مکرم روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے وقت زمانہ کی حالت آیت کریمہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے مطابق مکمل گمراہی کی ہوتی ہے کہ اچھی اور بری اشیاء کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ اس کا نقشہ قرآن کریم نے خوب کھینچا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔

(الانبیاء آیت ۳۱)

کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے۔ پس ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا۔ پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔

اس آیت پر حضرت مصلح موعود نے ایک نوٹ لکھا ہے اور وہ یہ ہے:۔

"یعنی جب تک خدا تعالیٰ نے وحی نہ بھیجی آسمان و زمین کی ہدایت کا کوئی سامان نہ ہوا۔ مگر جب ہم نے اس کو کھولا اور وحی نازل کی تب ہدایت کا سامان پیدا ہوا اور ثابت ہوا کہ وحی الٰہی کے بغیر کوئی زندگی نہیں تعجب ہے کہ یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ موجودہ سائنس نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب کوئی نیا نظام شمسی پیدا ہوتا ہے تو پہلے وہ ایک گیند کی طرح ہوتا ہے پھر اندرونی حرکت سے اس کے کنارے سے دور دور پھینکے جاتے ہیں اور نئے کرے بن جاتے ہیں۔ جو اندرونی محور کے گرد چکر کھانے لگ جاتے ہیں اور ایک نیا نظام شمسی بن جاتا ہے"

(تفسیر صغیر)

حضرت اقدس مسیح کو بھی یہ آیت الہام ہوئی:۔

اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا

آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی"

("تذکرہ")

قرآن کریم پر اعتراضات:۔

قرآن کریم کے متعلق بعض اسلاف کا یہ خیال تھا کہ اس کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ مکرم سعید احمد صاحب ایم فاضل دیوبند اپنی کتاب فہم القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل یہ ہے کہ تمام بحثیں ہوتی رہیں مگر کبھی نسخ کے معنی اور اس کی مراد کی تنقیح کما حقہ نہیں کی گئی یہی وجہ ہے کہ جن بزرگوں نے نسخ کو مانا ہے وہ خود آیات منسوخہ کی تعداد میں بے حد مختلف ہیں اسلئے عوام میں مشہور تھا کہ قرآن مجید میں پانسو یا تین سو آیات منسوخ ہیں کسی نے کہا کہ صرف چھبیس آیات منسوخ ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے بعض لوگوں نے روایت کی ہے کہ بیس۲۰ آیات منسوخ ہیں جن کو علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی نظم کر دیا ہے۔ حضرت الامام شاہ ولی اللہ الدہلوی نے جو فوز الکبیر فی اصول التفسیر میں نسخ پر مستقل ایک فصل میں بحث کی ہے اس میں آپ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب الاتقان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شیخ ابن عربی کے قول کے مطابق تقریباً ۲۰ آیات منسوخ ہیں صفحہ" اس کتاب کے صفحہ پر مرقوم ہے کہ:۔

"حضرت شاہ صاحب ابن عربی کی تقریر پر اس طرح تعقبات کرتے چلے گئے ہیں اور بالآخر فرماتے ہیں کہ

"قلت علی ما حررنا لا یتعین النسخ الا فی خمس آیات

ترجمہ:۔ ہماری تحریر کے مطابق نسخ صرف پانچ آیات میں ہے"

گویا قرآن کریم کا ایک حصہ منسوخ ہے۔

پھر یہ بھی لوگوں نے کہا کہ قرآن کریم میں کوئی ترتیب نہیں۔ اس کے الفاظ کا آپس میں جوڑ نہیں اور اس میں تقدیم و تاخیر جائز ہے نیز یہ بھی کہا گیا کہ قرآن کریم میں تکرار ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت قرآن

حضرت اقدس نے ان سب اعتراضات کو دور کر کے قرآن مجید کا حسین اور دلربا چہرہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کو دیکھ کر آہستہ آہستہ دنیا کا سنجیدہ طبقہ قرآن کریم کے گرد جمع ہو کر وہی الفاظ دہرا رہا ہے جو آپ نے آج سے نوّے سال قبل کہے تھے کہ

؎ دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یہ کہنا ہی غلط ہے کہ قرآن کریم میں اختلاف ہے کیونکہ اس کا رد خود قرآن کریم کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

سو قرآن کریم ہر شبہ سے خالی ہے اور انوار یقین سے بھرا ہوا ہے اور اس کا محافظ بھی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہہ کر اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ نیز یہ بھی بیان کر دیا کہ ماضی اور حال اور مستقبل کے اثرات سے یہ کتاب محفوظ رہے گی۔ جیسے فرمایا

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ۔

سو مرور زمانہ، زمانہ کی قدامت اور مستقبل کی تعدی اور بعد اس کی چمک دمک کو دوبالا کرنے کا باعث ثابت ہوگی اور یہ بھی خوشکن خبر دنیا کے گوش گزار کر دی کہ

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ۔

(طور)

کہ اگر وہ سچے ہیں تو اس قرآن جیسی کوئی ایک بات ہی لے آویں تا دنیا اس بات کا امتحان کر سکے۔ پس قرآن کریم ان عقائد باطلہ کی واضح طور پر تردید کرتا ہے جو ان کی طرف لوگوں نے منسوب کئے۔ اس حقیقت کو حضرت اقدس خود اجاگر کرتے ہوئے بایں کلمات تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا الہام منجاب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱)

"ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغیر اور تبدیلی اور تقدیم و تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں اگر اس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ایسی تغیر اور تبدیلی کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عند اللہ مجرم اور قابل مؤاخذہ ہیں"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۱۵ بحوالہ شان رسول عربی صفحہ ۲۴۳)

تفسیر کے چند اصول:۔

حضرت اقدس نے پیشگوئیوں کے مطابق قرآن کریم کے مثبت پہلو کو لے کر نہایت دلربا انداز میں اس کے معانی کو بیان فرمایا ہے جو پُر جذب ہے جس کو اپنانے سے دل سرور سے پُر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ایک زندگی بخش کتاب ہے اور من وعن خدائی کلام ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ کی مخلوق اور مادی پیدائش اپنے اندر بے حد اسرار رکھتی ہے اور بے پناہ گہرائیوں والی ہوتی ہے اس طرح خدا تعالیٰ کا کلام بھی بہت وسیع المطالب ہوتا ہے اور وقت کے ہر تقاضا کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی ترقیات اور اتار چڑھاؤ کو بالتفصیل خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جیسے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کی نئی سواریوں کے نکل آنے کی وجہ سے اونٹ کی قدر نہیں رہے گی۔ جو اب ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کہ اس زمانہ میں وحشی لوگ پھیلائے جائیں گے۔ آج سے چھ سات سو سال قبل جب مشرق بہت ہی مہذب تھا اس وقت یورپ کے لوگ ننگے پھرا کرتے تھے۔ پھر ایک زمانہ آیا کہ وہ اپنے ممالک سے باہر نکلے اور حکومتوں پر قابض ہو گئے۔

عربی محاورہ میں ہے

حُشِرَ الْوُحُوْشُ

ای اھلکت۔

یعنی وحشی لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ ایسا اس زمانہ میں ہوا کہ امریکہ اور آسٹریلیا کے اصل باشندے آہستہ آہستہ ہلاک کر دیئے گئے۔ اب ان کا نام نشان بھی نہیں ملتا۔

پھر فرمایا:۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۔

جب لوگ آپس میں جمع کر دیئے جائیں یعنی ایسے ایسے سفر کے سامان پیدا ہوں گے کہ دور دور کے لوگ آپس میں ملا دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔

جب کتب اور رسالے اور اخبارات پھیلا دی جائیں گی اس زمانہ میں یہ قرآنی پیشگوئیاں اس طور پر پوری ہوئی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

تفسیر کا دوسرا اصل

قرآن شریف کا دوسرا اصل جو آپ نے بڑی شرح و بسط سے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن کریم اپنے ہر دعویٰ کی دلیل اور ثبوت خود پیش کرتا ہے جیسے سورہ اخلاص میں خداوند تعالیٰ کی وحدانیت اور یکتائی کا دعویٰ بیان کیا گیا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

اور اس دعویٰ کے دلائل بھی ساتھ ہی بیان کر دیئے گئے ہیں جیسے فرمایا:۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ۔

کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہر کس و ناکس اس کا محتاج ہے اس کا نہ تو کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

اس اصل کے ماتحت پُر مغز تحقیق کا دروازہ کھل گیا۔ جن دشمنانِ دین کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن کریم صرف دعاوی پر مشتمل ہے۔ دلائل کا بیان اس میں نہیں ان کے دعویٰ کو آپ نے رد فرمایا آپ کی اس تشریح و تفسیر نے عوام کو فائدہ دیا کہ جو لوگ علوم کی ترقی کے اس زمانہ میں قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکنے کو تیار بیٹھے وہ عقلی طور پر تسلی پا کر نہایت جوش و خروش سے قرآن کریم کے بتائے ہوئے اس اصول سے لپٹ گئے۔ الغرض آپ نے بدلائل تو یہ ثابت کر دیا کہ جب قرآن کریم کوئی دعویٰ کرتا ہے تو اس کے دلائل بھی ساتھ ہی بیان فرما دیتا ہے۔

تفسیر کا تیسرا اصل

قرآن کریم کے بارہ میں جو شبہات پیدا ہونے کا امکان تھا حضرت اقدس نے ان شبہات کا قرآن کریم سے ہی جواب دیتے ہوئے ایسا لب و لہجہ اختیار کیا کہ جسے ماننے کے لئے غیر مذاہب کے ماننے والے بھی مجبور ہو گئے۔ مثلاً۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ
الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

میں خدا تعالیٰ کے علم کے متعلق شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کرتے اور علم الٰہی کے ثبوت کے لئے اس کتاب کو پیش فرمایا جس کے متعلق شبہ پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ وہ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ اصل مقصد اور مطلوب تو منزل مقصود کا حصول ہوتا ہے۔ اور متقی لوگوں کو اس کتاب کے ذریعہ وہ حاصل ہوتا ہے۔ جب واقعات نے اس حقیقت کی تائید کر دی اور مادی آنکھوں نے اس کو دیکھ لیا تو شبہ خود بخود دور ہو گیا اور یہی ثابت کرنا مقصود تھا۔

چوتھا اصول تفسیر

حضرت اقدس نے جو چوتھا اصول علم قرآن کریم کے متعلق دنیا کے سامنے یہ پیش فرمایا کہ قرآن کریم افضل الکتب ہے عام طور پر قرآن کریم کو افضل قرار دیا جاتا تھا مگر یہ بیان کرنے سے دنیا قاصر تھی کہ کس لحاظ سے اور کس بناء پر قرآن کریم کو دوسری کتب سماویہ یا دیگر تصانیف پر فضیلت حاصل ہے۔ اس اصل کو آپ نے اور آپ کے خلفاء نے اس وسعت سے بدلائل تحریر کیا ہے کہ بے اختیار انسانی دل قرآن کریم پر قربان ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر یہ پیاری کتاب نازل ہوئی فدا ہونے کو دل چاہتا ہے۔ اگر اس کی تعلیم پر سرسری نظر ڈالیں اور احکام الٰہی پر غور کریں تو ان کے سامنے ایسا صاف راستہ دکھائی دیتا ہے۔ گویا اس کی انتہا پر خدا تعالیٰ خود کھڑا انسان کو بلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ سیدھا راستہ یہی ہے۔

پانچواں اصول تفسیر

پانچواں اصول تفسیر حضرت اقدس نے دنیا کے سامنے یہ پیش فرمایا کہ قرآن کریم کے کئی بطون ہیں۔ یہ کتاب ذوالمعانی ہے۔ اس کتاب کو جس فہم اور علم کا آدمی پڑھے گا اس کی سمجھ کے مطابق اسے تعلیم قرآن سے ملے گی۔ مثلاً ایک بوٹی میں اللہ تعالیٰ نے مختلف خواص رکھے ہیں جو مختلف دواؤں میں استعمال ہونے کی وجہ سے نمایاں ہوتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ یہ بوٹی مختلف جگہوں پر کیوں استعمال کی گئی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی آیات کے بھی متعدد معانی ہو سکتے ہیں۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"قرآن مجید ذوالمعارف ہے اور کئی وجوہ سے اس کے معنے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد نہیں"

آپ نے اس پر ایک حاشیہ تحریر فرمایا کہ:۔

"جس طرح اللہ تعالیٰ نے نباتات وغیرہ میں کئی قسم کے خواص رکھے ہیں مثلاً ایک بوٹی دماغ کو قوت دیتی ہے اور ساتھ ہی جگر کو بھی مفید ہے اسی طرح قرآن شریف کی ہر ایک آیت مختلف قسم کے معارف پر دلالت کرتی ہے"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(مکرم منصور احمد صاحب (انڈونیشین) مبلغ مقیم سلاویسی انڈونیشیا)

حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کی وفات کی انتہائی افسوسناک خبر سن کر مجھے بلکہ دوسرے مبلغین انڈونیشیا اور افراد جماعت کو بھی شدید دکھ پہنچا ہے۔ چنانچہ جناب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی تحریک پر ساری جماعتہائے انڈونیشیا نے اپنی اپنی جگہ پر آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ ۱۰ر اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ اُجونگ پنڈونگ میں خاکسار نے مقامی جماعت کے ساتھ نماز غائب پڑھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر انسان اور جاندار مخلوقات نے اس فانی دنیا کو آخر کار چھوڑ جانا ہے
(کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ
وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)

مگر بعض قابل قدر ہستیوں کے وجود ایسے ضرور ہوتے ہیں کہ ان کی جدائی سے دل پر ایک زخم سا لگتا ہے۔ ان کے خدمات جلیلہ یاد کر کے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ ان کے قابل قدر علمی وجود کے محفل ہستی سے اٹھ جانے سے ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب کا وجود بھی انہی ہستیوں میں سے تھا۔ جن کی ساری زندگی سلسلہ کی خدمت میں گزری۔

حضرت قاضی صاحب غالباً ۱۹۵۳ء سے لے کر ۱۹۵۷ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ اس وقت میں جامعہ کا طالب علم تھا۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے آپ کے زمانے کو پایا۔ میں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا

حضرت قاضی صاحب ہمارے جامعہ کے پرنسپل اور میرے ذاتی استاد بھی تھے آپ نے مجھے اور عبدالوہاب بن آدم (مبلغ انچارج گھانا) کو مولوی عالم اور مولوی فاضل تک پڑھایا۔ قاضی صاحب ہر ایک سے محبت اور پیار کرتے تھے۔ مگر مجھے اور عبدالوہاب کا کچھ زیادہ ہی خیال رکھتے تھے۔ جامعہ احمدیہ کے احباب میں مولوی عالم کا نصاب شامل نہیں تھا لیکن ہم دونوں کی وجہ سے قاضی صاحب نے مولوی عالم کا کورس بھی پڑھا دیا قاضی صاحب نے دو باتوں کی وجہ سے توجہ کی۔ ایک بات یہ تھی کہ مولوی عالم کے نصاب میں بنیادی علم زیادہ ہے مثلاً نحو الواضح بلاغۃ الواضح ادب نظم ادب نثر تفسیر تاریخی فلسفہ منطق وغیرہ ...... دوسرا یہ تھا کہ اگر مولوی عالم کا امتحان پاس کر لیا جائے تو مولوی فاضل کا امتحان دینے کی ضرورت نہیں۔

ان دنوں جامعہ احمدیہ احمد نگر گاؤں میں رکھا تھا۔ میرے رہنے کے لئے کمرہ میں کوئی خالی جگہ نہ تھی۔ قاضی صاحب نے مجھے کسی طالب علم کے ساتھ رہنے کی تجویز فرمائی۔ میں نے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کے ساتھ رہنے کو پسند کیا ایک دفعہ میں بہت سخت بیمار ہو گیا تو قاضی صاحب ہر روز مجھے دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ بیماری کی وجہ سے میں سالانہ امتحان میں بھی شامل نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن قاضی صاحب نے میرے تندرست ہو جانے کے بعد خود امتحان لے کر مجھے اگلی کلاس میں بٹھا دیا۔

ایک دفعہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد جہلم جا رہے تھے۔ میں بھی بلا اجازت پرنسپل ان کے ہمراہ جہلم چلا گیا۔ جاتے وقت درخواست رکھ کر دی مگر معلوم نہیں وہ منظور ہوئی یا نہیں دس دنوں کے بعد ہی واپس ربوہ آ گیا۔ میرا خیال تھا کہ قاضی صاحب ناراض ہوں گے یا جرمانہ کریں گے۔ میرے ہم کلاس دوستوں کا بھی یہی خیال تھا اتفاقاً اس دن چھٹی تھی۔ صبح کی نماز کے بعد میں حضرت قاضی صاحب کی قیام گاہ پر پہنچا۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت قاضی صاحب نے آواز دے کر مجھ کو اندر آ جانے کی اجازت فرمائی حضرت قاضی صاحب مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا اور سب گھر والوں کو آواز دے کر میرا تعارف کرایا۔ میرے ناشتہ کے لئے بھی انتظام کرایا۔ چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ ناشتہ کیا۔ ناشتہ کرنے کے دوران آپ مختلف باتوں میں لگے رہے۔ میرے سفر جہلم جانے کے متعلق بالکل نہیں پوچھا۔ ناشتہ کے بعد آپ نے گھر والوں کو یہ بھی بتایا کہ منصور احمد قرآن شریف کی اچھی تلاوت کرتا ہے پھر آپ نے چند آیات کی تلاوت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے سورہ الصف کے دوسرے رکوع کی تلاوت کی۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ اس وقت کے بعد جہاں بھی اور جب بھی کوئی اجلاس منعقد ہوتا۔ قاضی صاحب مجھے قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بلا لیتے اور جب تبلیغ کے لئے باہر جاتے مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔

ایک دفعہ منگلہ گاؤں کے جلسہ پر قاضی صاحب مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ ریلوے اسٹیشن سے منگلہ تک قریباً پانچ میل کا فاصلہ تھا۔ جماعت کے دوست قاضی صاحب کی اور میری سواری کے لئے دو گھوڑے لے کر آئے۔ شاید قاضی صاحب کا یہ خیال تھا کہ میں گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قاضی صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا منصور! تم گھوڑے پر سواری کر سکتے ہو۔ میں نے کہا۔ جی ہاں اور پھر جب گھوڑے پر سوار ہو کر اسے تیزی سے دوڑانے لگا۔ تو آپ بہت خوش ہوئے اور ہنس کر فرمایا معلوم ہوتا ہے آپ مجھ سے بھی زیادہ سواری کے ماہر ہیں چلو تم پہلے جاؤ ......

ایک دفعہ غالباً منڈیالہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ قاضی صاحب مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ وہاں جا کر نہ صرف آپ نے مجھ سے قرآن شریف کی تلاوت کروائی بلکہ اردو میں تقریر بھی کروا دی۔ شام کو مکرم جناب محمد حسن صاحب ایڈووکیٹ کے گھر پر قاضی صاحب اور غیر مبائعین کے مبلغ مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب کے درمیان "خلافت احمدیہ" کے مسئلہ پر مناظرہ ہوا۔ بہت دلچسپ مناظرہ تھا۔ آخر قاضی صاحب نے فریق مخالف کو لاجواب کر دیا اور مناظرہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

ایک خواب

ایک دفعہ محی الدین صاحب (انڈونیشین) انڈیا جا رہے تھے۔ کہ لاہور بارڈر پر پاکستان کے آفیسرز نے قانونی خلاف ورزی گردان کر اسے گرفتار کر لیا۔ تو اس کو رہا کرانے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنے کے لئے میں نے کراچی جانا تھا۔ چنانچہ میں مکرم قاضی صاحب کی اجازت سے روانہ ہوا۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر میں اپنا کام ختم کر کے واپس ربوہ آ گیا۔ اس ضمن میں انڈونیشین ایمبیسی Embassy کے ایک سیکرٹری اور چند دوستوں نے مجھ سے یہ خواہش کی کہ میں سفارت خانے میں کسی کام میں لگ جاؤں۔ میں نے استخارہ کیا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ

"میں ہزاروں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا اتنے میں حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم بھی تشریف لے آئے ہمارے سامنے ایک بڑی پلیٹ میں انگور رکھے ہوئے تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے مجھے حکم دیا کہ یہ انگور ان لوگوں میں تقسیم کرو۔ چنانچہ میں نے انگور کی تقسیم شروع کر دی۔ لوگ سڑک کے دائیں بائیں طرف کھڑے تھے قاضی صاحب نگرانی کر رہے تھے"

میرے دل میں اس خواب کی تعبیر یہ آئی کہ قاضی صاحب میرے استاد ہیں آپ کے ذریعہ یہ آسمانی فیصلہ ہے کہ میرا کام مبلغ کا ہے۔ میرا کام لوگوں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور میرے ربوہ آنے کا مقصد اور غرض دینی علوم حاصل کر کے انہیں دیندار لوگوں کو پہنچانا ہے چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور محترم قاضی صاحب کے زیر تعلیم و تربیت رہنے اور آپ کی خاص توجہ سے خاکسار اس مرتبہ پر پہنچا کہ اب میں اعلائے کلمۃ اللہ کر رہا ہوں اور میرے ذریعہ بہتوں کی ہدایت کا سامان ہو رہا ہے

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہتر مسلمان بننے کا طریقہ

قرآن مجید سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ کہ اے مسلمانو! تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو خود قرآن مجید کو سیکھے اور پھر اس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب اور کامل شریعت ہے انسانوں کی سب ضرورتوں کا حل اس میں موجود ہے انسان کے لیے قرب الٰہی پانے کے تمام طریقے اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں انسان کے ذاتی کمال کے لیے بھی اس پاک کتاب کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور دوسروں کی راہنمائی اور معاشرہ کی اصلاح کے لیے بھی اس کتاب کا جاننا ضروری ہے پس ہر خیر و برکت کا ذریعہ قرآن مجید ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام بھلائی قرآن مجید میں ہے لہٰذا ہم سب احمدیوں کا اولین فرض ہے کہ قرآن مجید کو سیکھیں اس کا علم خود بھی حاصل کریں اور دوسروں کو بھی قرآن مجید سکھائیں

احباب کو چاہیئے کہ یہ نیک کام یعنی قرآن مجید کے سکھلانے کا کام اپنے گھروں سے شروع کریں اپنے اہل و عیال کو علم قرآن سے بہرہ ور کریں مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا ۔ کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

قرآنی برکات

"وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے"

"خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچا کھینچا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے"

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے" (چشمۂ معرفت)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی خواتین اور فریضۂ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ احمدی خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش دین کے لیے قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہیں اس سلسلہ میں مستورات کو خاص طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس زمانہ میں سونا چاندی اور زیورات کا تعلق زیادہ تر اب مستورات کے ساتھ رہ گیا ہے پس احمدی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے زیورات اور جمع شدہ روپیہ کا جائزہ لیتی رہیں کیونکہ نصاب کی مقدار ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا کرنسی نوٹ یا نقدی ہے خواہ بنک میں جمع ہو یا اپنے گھر میں پڑا ہو اس پر ایک سال کا عرصہ گذر جانے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے "جو زیور پہنا جائے اور استعمال کیلئے دیا جائے اس پر زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لیے استعمال ہوتا ہے اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں" (مجموعہ فتاوی احمدیہ)

پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور اس کے ماتحت بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں مناسب تحریک فرمائیں کہ خواتین ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دیں۔ رسالہ مسائل زکوٰۃ صدر صاحبان یا نظارت ہذا سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقفِ جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ "نشان آسمانی" کے صفحہ ۵۰ پر ضروری اشتہار مورخہ ۲۶ر مئی ۱۸۹۳ء پر فرماتے ہیں

"....... اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کیلئے ایسا احسن انتظام کیا جاوے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو"

ہم لوگوں کا جنہوں نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے خطاب من انصاری الی اللہ کے جواب میں نحن انصار اللہ کہا ہے ایمانی فرض ہے کہ حضور اقدس کے مندرجہ بالا منشاء مقدس کی تکمیل کے لیے جو وقف جدید کی الٰہی تحریک قائم ہوئی ہے اس کو کامیاب کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں جو فرد جماعت اس تحریک میں شامل نہیں ہوا اسے فوراً شامل کیا جائے چندوں کے لحاظ سے مثالی قربانی کے لیے ہر فرد جماعت کو تیار کیا جائے اور اپنے حلقہ کار میں ذی استطاعت احباب کو معاونین خاص میں شامل فرمائیں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ آمین

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کی مالی قربانی کے دو مقاصد

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور الٰہی سلسلہ کی مضبوطی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے اکتالیسویں سال کے افتتاح کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"ہم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے دو مقاصد ہوتے ہیں فرمایا مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے اور دوسرے انسان خود کو ان اخراجات کے ذریعہ جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کرتا ہے مضبوط کرتا ہے سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اموال کی ضرورت نہیں وہ خود خالق اور مالک ہے ...... اس کے حضور پیش کرنے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور یہ کہ الٰہی سلسلہ میں ایک مضبوطی پیدا ہو۔ (خطبہ جمعہ ۱/۱۱/۷۴ء مطبوعہ الفضل ۱۲/۱۱/۷۴ء)

وعدہ جات تحریک جدید کے بھجوانے میں جس قدر جلدی کی جائیگی اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی اس لیئے جملہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبّر کرو!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھوں میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی" (اخبار الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان
فضلِ عمر ہسپتال ربوہ
(۲۵)

مکرم میاں محمد شفیق صاحب	سمن آباد لاہور	۱۰۰/-	روپے
محترمہ نصرت نواز صاحبہ	" "	۱۰/-	"
" اقبال صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم ملک اظہر احمد صاحب	" "	۱۵/-	"
" میاں سلیم اختر صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ بیگم ملک اظہر احمد صاحب	" "	۶۵/-	"
مکرم مرزا منور علی صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ رفعت شاہد صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم منور علی صاحب	" "	۳۰/-	"
" منصور احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
" چوہدری منیر نواز صاحب	" "	۱۰۰/-	"
" رشید مشتاق صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم ملک عبدالرحیم صاحب قصوری	" "	۱۰/-	"
" سیف عالم صاحب	" "	۲۵/-	"
محترمہ بیگم شیخ عبدالقادر صاحب	" "	۵۵/-	"
مکرم مرزا منصور احمد صاحب	" "	۱۵۰/-	"
محترمہ بیگم مرزا منور علی صاحب	" "	۳۵/-	"
مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب شیر فروش	" "	۵۰/-	"
محترمہ سیارہ حکمت صاحبہ	" "	۲۰۰/-	"
مکرم محمد عامر بشیر صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ عاصمہ بشیر صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
" ثمینہ بشیر صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم چوہدری صادق علی صاحب	" "	۱۰/-	"
" شفقت جاوید صاحب	" "	۱۰/-	"
" عصمت اللہ صاحب	" "	۲۰/-	"
" محمود احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ نور جہاں صاحبہ	" "	۱۰/-	"
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب	" "	۱۲۰/-	"
" مبارک احمد صاحب	" "	۶۳/-	"
" اختر صاحب	" "	۱۱۰/-	"
" شیخ بشیر احمد صاحب	دہلی گیٹ لاہور	۱۴۴/-	"
" مجید اللہ صاحب	" "	۵/-	"
" شیخ محمد اسلم صاحب	" "	۱۰/-	"
" محمد شریف صاحب	" "	۲۵/-	"
" محمد اسحاق صاحب	" "	۱/-	"
محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی حیدر علی صاحب ظفر	" "	۳۰/-	"
مکرم شمس الرحمان صاحب	" "	۵/-	"
" خواجہ محمد شریف صاحب	" "	۵۰/-	"
" نصیر احمد صاحب	" "	۵/-	"
" ظفر احمد صاحب	" "	۵/-	"
" حاجی جاوید اقبال صاحب	" "	۵/-	"
" مسٹر و مسز خلیل صاحب	" "	۲۵/-	"
" حیات صاحب پراچہ	" "	۱۰/-	"
مکرم محمد سعید صاحب	دہلی گیٹ لاہور	۲۰۰/-	روپے
" محمود ٹیلیویژن کمپنی	" "	۳۵۵/-	"
" ذکی فہیم صاحب	" "	۲۰/-	"
" فضل الٰہی صاحب	" "	۵۰/-	"
" عارف لؤید احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ رمضان بی بی صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم شیخ محمد بشیر صاحب	" "	۱۰۵/-	"
محترمہ امۃ الودود صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم الطاف حسین صاحب	" "	۱۰/-	
" منور احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
" انیس احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ طاہرہ ملک صاحبہ	" "	۱۵/-	"
مکرم محمود احمد صاحب بٹ	" "	۱۰/-	"
" ملک حامد علی صاحب	" "	۲۰/-	"
محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	" "	۱۰/-	"
" سکینہ بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-	"
" امۃ الجمیل صاحبہ	" "	۱۰/-	"
مکرم ملک سعید احمد صاحب	" "	۲۵/-	"
" محمود احمد خان صاحب	" "	۱۵/-	"
" انعام اللہ صاحب	" "	۸۰/-	"
" اصغر سلطان صاحب	" "	۱۲/-	"
" نذیر احمد صاحب	نانو ڈوگر ضلع لاہور	۱۰/-	"
" محمد امین صاحب سیکرٹری مال	ہانڈو گوجر "	۱۵۰/-	"
" چوہدری مظفر احمد صاحب مع بچگان	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ نصرت جہاں صاحبہ	" "	۲۵/-	"
مکرم سردار غلام احمد صاحب	ککاس "	۱۰۰/-	"
" ملک عبدالرب صاحب	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۱۵/-	"
" ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب	"	۵۲/-	"
" ملک غلام نبی صاحب مرحوم	" "	۲۰۰/-	"
" محمد صادق صاحب چیپ سائیکل سٹور رحمت بازار	" "	۱۰/-	"
محترمہ امۃ السعید صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب	" "	۵۰/-	"
" عائشہ بیگم صاحبہ معرفت ملک عبدالمجید صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم ٹھیکیدار علم دین صاحب	" "	۱۰/-	"
" صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے	" "	۴۰/-	"
منجانب امۃ الرشید صاحبہ	" "	۳۰/-	"
محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال	" "	۱۰/-	"
محترمہ امۃ الباسط صاحبہ	" "	۱۰/-	"
" اہلیہ صاحبہ مرزا عطاء اللہ صاحب	" "	۱۰/-	"

(باقی)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر
فون ۷۴۸۴۴
ربوہ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸

کیورز — CURES
کیا ہیں؟
ان میں حیرت انگیز شفاء کیوں ہے؟
پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں؟
آپریشن سے بچانے والے نسخے؟
ان تمام معلومات کیلئے "کیورٹیو سسٹم" کا لٹریچر مفت حاصل کریں
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم تمغہ جات - بقیہ صفحہ اوّل

دوم آنے والے کو پون تولے سونے کا طلائی تمغہ دوم دیا جائے گا۔ اور سوم آنے والے کو چاندی کا تمغہ دیا جائے گا۔ تمام تمغوں پر تمغہ حاصل کرنے والے طلباء، اور طالبات کے نام کندہ ہوں گے۔

اجتماع لجنات میں تقسیم تمغہ جات

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا اور تعلیمی منصوبے کے بارے میں کچھ ذکر کرنے کے بعد تین طالبات کو تمغے دیئے۔ پہلا تمغہ حضورؒ نے مکرمہ سلمیٰ صادقہ صاحبہ بنت خورشید عالم صاحب کو پلیٹ میں رکھ کر دیا۔ حضور نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔"

اس کے بعد اس ذہین طالبہ نے مائیک پر آکر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں تمغہ پہنائیں اس پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اس طالبہ کو طلائی تمغہ اوّل پہنایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا تمغہ مکرمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو پلیٹ میں رکھ کر دیا اور ساتھ ہی

"بارک اللہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔"

ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے یہ تمغہ اس طالبہ کے گلے میں طلائی تمغہ دوم پہنایا۔ تیسرے نمبر پر مکرمہ شاہینہ سعادت صاحبہ بنت رانا ارشد احمد صاحب مکرم نے حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ سے پلیٹ میں چاندی کا تمغہ وصول کیا اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے یہ تمغہ طالبہ کے گلے میں پہنایا۔ حضورؒ نے

"بارک اللہ"

ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہت برکتوں کا موجب بنائے اور ترقیات کے دروازے کھولے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں جب ان تمغوں کی تقسیم کا اعلان فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ میں ان بچیوں کو یہ تمغے پلیٹ میں رکھ کر دوں گا۔ پھر وہ منصورہ بیگم کے ہاتھ سے تمغہ پہنیں گی۔ حضور نے فرمایا کہ منصورہ بیگم سے اس لئے کہ اگرچہ یہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کا ہے مگر تمغے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہیں اور جماعت کے کاموں میں سب سے بڑی ذمہ داری خلیفۂ وقت پر ہوتی ہے۔ اور اللہ نے ایسا ہی کیا کہ عاجز بندوں کے ساتھ بہت سی برکتیں بھی وابستہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد خلافت احمدیت کے ساتھ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو کام میری خلافت کے ہیں منصورہ بیگم ان کاموں میں میری بڑی ممد و معاون رہی ہیں۔ اس لئے یہ تمغے ان کے ہی ہاتھ سے ملنے چاہئیں۔

یاد رہے کہ یہ تمغے ان طلباء اور طالبات کو ملے ہیں۔ جنہوں نے ۱۳ جون ۱۹۸۰ء سے ۴ نومبر ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ کے دوران یہ اعزاز حاصل کئے ہیں۔ ۴ نومبر کے بعد اور جلسہ سالانہ کے عرصہ کے دوران جو طلباء و طالبات اعزاز حاصل کریں گے ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تمغے دیئے جائیں گے۔ تعلیمی منصوبے کے تحت تمغہ جات دیئے جانے کی یہ دوسری تقریب تھی۔ پہلی تقریب ۱۳ جون ۱۹۸۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوئی تھی۔

ولادت باسعادت

ہمارے جرمن نومسلم بھائی ہدایت اللہ ہبش فرینکفورٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام خولہ مریم تجویز ہوا ہے۔ پہلی بیٹی کا نام عطیۃ النور ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو والدین کے لئے قرۃ العین بناوے آمین۔ عزیزہ خولہ کے نانا قادیان میں درویش ہیں

محمد اسمٰعیل منیر
سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب طارق سلمہ کو بتاریخ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز منگل بچی عطا فرمائی ہے الحمدللہ۔ نومولودہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پڑپوتی، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی پوتی، اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پڑنواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے۔ محترم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ مولا کریم نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے فضلوں اور احسانوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اسے سیدنا حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا اہل اور مستحق بنائے۔ جو حضور نے اپنی اولاد اور اہل خاندان کے لئے فرمائی ہیں آمین ثم آمین

تقریب شادی

ربوہ ــ بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۸۰ء بروز پیر بعد نماز ظہر عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بنت محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ اور عزیز سہیل خورشید سلمہ ابن محترم چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال ہوا تھا۔

بارات اسی روز اوکاڑہ سے ربوہ آئی۔ بعد نماز ظہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں کثیر التعداد اہل ربوہ کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر میں حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین

الوداع

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید ربوہ

تمام انصار، خدام، اطفال، اماء اللہ اور ناصرات کو مرکز سلسلہ میں سالانہ اجتماعات کی روحانی برکات سے استفادہ کرکے غلبۂ اسلام کی پاکیزہ مہم آگے بڑھانے کے لئے نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ بخیر و عافیت اپنے گھروں کو خوشی خوشی واپس جانا مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں سب کو خیر و عافیت سے رکھے۔ اور خلافت کے بابرکت نظام کے زیر سایہ اسلام کی ترقی اور نوع انسان کی بھلائی کے لئے پہلے سے زیادہ شوق کے ساتھ مال اور وقت کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی خوشنودی کے انعامات سے نوازتا رہے آمین

نمایاں کامیابی

میری بچی عزیزہ امۃ الرزاق سمیع نے بلوچستان بورڈ سے ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں [illegible] نمبر لے کر اپنے کالج اور لڑکیوں میں اوّل اور بلوچستان بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کامیابی کو اس کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ڈاکٹر عبدالسمیع علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

بازیافتہ گھڑی

انصار اللہ کے اجتماع مورخہ ۱۱/۸ ۲ کو بعد نماز ظہر و عصر پنڈال کے نیچے دریاں اٹھاتے ہوئے ایک عدد گھڑی ملی ہے جس شخص کی ہو نشانیاں بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

حنیف احمد محمود شاہد ابن چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی بیت الحبیب ۱۲/۱۳ دار النصر جنوبی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴